

## 40695 - کئی برس سے ماہواری کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء نہیں کی

### سوال

پچاس سالہ عورت نے جہالت کی بنا پر ماہواری میں ترک کیے ہوئے روزوں کی قضاء نہیں کی اسے علم نہیں تھا کہ ان کی قضاء کرنی واجب ہے اب اسے علم ہوا کہ قضاء واجب تھی اسے کیا کرنا چاہیے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس عورت پر ان ایام کی قضاء ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ وہ پردن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میری بہن نے کئی برس سے ماہواری کی بنا پر ترک کیے ہوئے روزے نہیں رکھے کیونکہ وہ قضاء کے حکم سے جاہل تھی خاص کر بعض عام لوگوں نے اسے کہا تھا کہ اس کے ذمہ روزہ چھوڑنے کی قضاء نہیں، اب اسے کیا کرنا ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

اسے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرنی چاہیے، اور اس کے ذمہ ہے کہ وہ ان ایام کے روزے رکھے جو اس نے ماہواری کی حالت میں چھوڑے تھے، اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے جیسا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا فتویٰ ہے جو ایک صاع جس کی مقدار ڈیڑھ کلو بنتی ہے، کسی جاہل عورت کے کہنے سے کہ اس کے ذمہ کچھ نہیں یہ ساقط نہیں ہوگا۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ( ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم تھا اور نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں تھا ( متفق علیہ .

لہذا اگر دوسرے رمضان کے آنے تک اس نے پہلے رمضان کے روزوں کی قضاء نہ کی تو گنہگار ہوگی، اور اس پر قضاء کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار اور اگر وہ قدرت رکھتی ہے تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہوگا، لیکن اگر فقیر ہے کھانا کھلانے کی طاقت نہیں رکھتی تو توبہ واستغفار کے ساتھ روزوں کی قضاء ہی کافی ہے اور کھانا کھلانا ساقط ہو جائے گا، اور اگر اسے ان ایام کی گنتی ہی معلوم نہیں تو وہ ظن غالب پر عمل کرے، اور ان ایام

کے روزے رکھے جن کا اسے گمان ہے کہ اس نے رمضان میں روزے نہیں رکھے تھے اس کے لیے یہی کافی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ وڈر اختیار کرو اھ

دیکھیں: فتاویٰ ابن باز ( 15 / 184 )

مستقل فتویٰ کمیٹی ( اللجنة الدائمة ) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایک ساٹھ سالہ عورت کئی برس تک حیض کے احکام سے جاہل تھی، اور عام لوگوں سے سن رکھا تھا کہ روزوں کی قضاء نہیں اس گمان کی بنا پر اس نے روزوں کی قضاء نہیں کی اس کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اسے اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کرتے ہوئے توبہ واستغفار کرنی چاہیے کہ اس نے اہل علم سے یہ مسئلہ نہیں پوچھا، اس کے ساتھ ساتھ اس پر ان ایام کی قضاء بھی ہے جو اس نے ماہوای کی بنا پر روزے نہیں رکھے وہ ظن غالب کے اعتبار سے ان ایام کی قضاء میں روزے رکھے اور اگر اس میں استطاعت ہو تو ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی دے جو کہ نصف صاع گندم یا کھجور یا چاول وغیرہ جو اس کے ملک میں کھایا جاتا ہے ، لیکن اگر کھانا دینے کی استطاعت نہیں رکھتی تو یہ اس سے ساقط ہو جائے گا اور صرف روزوں کی قضاء ہی کافی ہو جائے گی . اھ

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 10 / 151 )

کھانا دینے کے احکام دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 26865 ) کے جواب کا مطالعہ کریں .

واللہ اعلم .